81621 ـ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم

سوال

رمضان المبارک کے علاوہ باقی مہینوں میں ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنے کا حکم کیا ہے، اور اگر یوم عرفہ کا روزہ ہفتہ کے دن موافق ہو تو کیا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

صرف اکیلا ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

عبد اللہ بن بسر اپنی بہن سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم ہفتہ کے دن کا روزہ نہ رکھو، مگر اس میں جو اللہ نے تم پر فرض کیا ہے، اور اگر تم میں سے کسی کو انگور کی چھال یا درخت کی لکڑی کے علاوہ اور کچھ نہ ملے تو اسے ہی چبا لے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (744) سنن ابو داود حدیث نمبر (2421) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1726) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (960) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور ابو عیسی ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے.

اس میں کراہیت کا معنی یہ ہے کہ آدمی ہفتہ کے دن کو روزے کے لیے خاص کر لے، کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں " انتہی.

لحاء عنبۃ انگور کے دانے کے چھلکے کو کہتے ہیں.

فلیمضغہ: یہ روزہ کھولنے کی تاکید ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے.... اور صرف اس دن کا اکیلا روزہ رکھنا مکروہ ہے، لیکن اگر کوئی شخص اس کے ساتھ دوسرے دن کا بھی روزہ رکھتا ہے تو پھر ابو ہریرہ اور جویریۃ رضی

الله تعالى عنهما كى حديث كى بنا پر مكروه نہيں، اور اسى طرح اگر انسان كے روزے كے موافق ہفتہ كا دن آجائے تو بھى مكروہ نہيں ہے " انتہى.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (3 / 52).

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى كى حديث سے مراد بخارى اور مسلم شريف كى درج ذيل حديث ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" تم ميں سے كوئى شخص بھى جمعہ كے دن كا روزہ نہ ركھے، مگر ايك دن اس سے قبل يا ايك دن اس كے بعد "

صحيح بخارى حديث نمبر (1985) صحيح مسلم حديث نمبر (1144)

اور جويريہ رضى اللہ تعالى عنہا كى حديث سے مردا بخارى شريف كى درج ذيل حديث ہے:

جويرية بنت حارث رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ ايك بار جمعہ كے دن رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ان كے پاس آئے تو ميں نے روزہ ركھا ہوا تھا، چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

كيا تم نے كل روزہ ركھا تھا ؟

ميں نے جواب ديا: نہيں.

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانےلگے: كيا كل روزہ ركھنے كا ارادہ ہے ؟

تو ميں نے عرض كيا: نہيں.

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: تو پھر روزہ كھول دو "

صحيح بخارى حديث نمبر (1986).

چنانچہ يہ دونوں حديثيں اس بات كى صريح دليل ہيں كہ رمضان المبارك كے علاوہ باقى ايام ميں جو شخص بھى جمعہ كے دن كا روزہ ركھے تو وہ ہفتہ كے دن كا روزہ بھى ركھ سكتا ہے.

اور صحيحين ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان ثابت ہے كہ:

" اللہ تعالى كے ہاں محبوب ترين روزے داود عليہ السلام كے روزے ہيں، اور وہ ايك دن روزہ ركھتے،اور ايك دن روزہ

نہ رکھتے تھے "

چنانچہ ایسا کرنے میں بعض اوقات لازمی اس کا روزہ ہفتہ کے دن موافق ہو گا، اس لیے اس سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اگر عادتا رکھا جانے والا روزہ ہفتہ کے دن آجائے، مثلا یوم عرفہ، یا عاشوراء کا روزہ تو اس دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ:

جمعہ کے دن روزہ کی ممانعت سے کسی معین دن کا روزہ رکھنے والا شخص مستثنی ہوگا، مثلا یوم عرفہ کا روزہ اگر جمعہ کے دن آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح اگر ہفتہ کے دن تو بھی کوئی حرج نہیں، اس کے متعلق ابن قدامہ کی کلام بیان ہو چکی ہے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی کئی ایک حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

یہ کہ وہ فرضی روزے میں ہو، مثلا رمضان المبارک کے روزوں کی ادائیگی میں، یا پھر بطور قضاء، مثلا کفارہ کے روزے، اور حج تمتع کی قربانی نہ ملنے کی صورت میں رکھے جانے والے روزے وغیرہ تو اس میں کوئی حرج نہیں جب تك وہ اسے یہ اعتقاد رکھتے ہوئے مخصوص نہ کرے کہ اسے کوئی امتیاز حاصل ہے.

دوسری حالت:

اگر اس سے قبل جمعہ کے دن کا روزہ رکھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المؤمنین میں سے ایک نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بنا پر فرمایا:

" کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا ؟

انہوں نے جواب نفی میں دیا.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم کل روزہ رکھنا چاہتی ہو ؟

تو انہوں نے پھر نفی میں جواب دیا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو پھر روزہ کھول دو "

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: کیا تم کل روزہ رکھنا چاہتی ہو ؟ "

ہفتہ کے دن کے ساتھ اگر جمعہ کا روزہ رکھا جائے تو اس کے جواز پر دلالت کرتا ہے.

تیسری حالت:

مشروع ایام کے روزے مثلا ایام بیض، یوم عرفہ، یوم عاشوراء، اور رمضان کے روزے رکھنے والے کے لیے شوال کے چھ روزے، اور نو ذوالحجہ کا روزہ اگر ہفتہ کے دن کے موافق آ جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ روزہ اس لیے نہیں رکھ رہا کہ ہفتہ کا دن ہے، بلکہ اس نے تو روزہ اس لیے رکھا ہے کہ یہ مشروع ایام کا روزہ ہے.

چوتھی حالت:

عادت والے روزہ کے موافق آ جائے، مثلا جو شخص ایك دن روزہ رکھتا ہو اور ایك دن نہ رکھے تو ہفتہ کے دن روزہ موافق ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارك سے ایك یا دو دن قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا لیکن اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہو تو اس کے لیے فرمایا:

" مگر یہ کہ جو شخص روزے رکھ رہا ہو وہ روزہ رکھے "

تو یہ بھی اسی طرح ہے.

پانچویں حالت:

ہفتہ کے دن کو نفلی روزے کے لیے مخصوص کر کے صرف ہفتہ کا روزہ رکھنا، یہ نہی میں آتا ہے، اگر اس کی نہی میں وارد شدہ حدیث صحیح ہو. انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین (20 / 57).

متعدد اہل علم ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت والی حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں، اور اس حدیث کے منکر اور شاد ہونے کا حکم لگاتے ہیں جن میں درج ذیل اہل علم شامل ہیں:

امام مالک، امام احمد، زہری، اوزاری، ابن تیمیہ، ابن قیم اور ابن حجر وغیرہ رحمہم اللہ جمیعا۔

اس حدیث کے ضعیف ہونے کا موقف ابن باز، ابن عثیمین اور دائمی فتوی کمیٹی کے اراکین نے بھی اختیار کیا ہے۔

چنانچہ جب یہ روایت ثابت ہی نہیں ہے اس لیے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کیا جائے گا۔

تفصیلات کے لیے دیکھیں: التلخیص الحبیر: (2/216)، تهذیب السنن: (7/67)، الفروع از ابن مفلح: (3/92)، مجموع فتاوی ابن باز: (15/411)، فتاوى اللجنة الدائمة: (10/396)، اور مجموع فتاوى ابن عثیمین (20 / 35)

واللہ اعلم .